P. O. REG. No. A 922

ہماری زبان

انجمن ترقی اُردو (ہند) علیگڈھ کا پندرہ روزہ اخبار

قیمت فی پرچہ دو آنے — سالانہ چندہ دو روپے

جلد ۱۱	یکم فروری سنہ ۱۹۵۲ء	ایڈیٹر۔ قاضی عبدالغفار	۳ جمادی الاول ۱۳۷۱ ھجری	نمبر ۵۱

کچھ اپنی باتیں

دھلی کا ایک اجتماع

گذشتہ ماہ دھلی کی شاخ کے سالانہ جلسے کی صدارت کرتے ہوئے قاضی محمد عبدالغفار صاحب جنرل سکریٹری نے جو تقریر کی وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

کئی سال تک دلی مرکزی انجمن کے کاموں کا مرکز رہی ہے۔ لیکن حالات نے ہمیں مجبور کر دیا کہ ہم صدر دفتر کو علیگڈھ لے جائیں۔ ورنہ یہہ تو ظاہر ہے کہ دلی سے بہتر مرکزی مقام کوئی دوسرا نہ تھا۔ دلی کی مرکزیت جو چند سال پہلے تک اُردو زبان کا گہوارہ تھی اب صرف اتنی ہی باقی رہ گئی ہے کہ ہماری ایک شاخ بمشکل یہاں تھوڑا بہت کام کر سکتی ہے۔ اور یہہ بھی ممکن نہ ہوتا اگر حضرت کیفی جیسے اُردو کے سرپرست یہاں موجود نہ ہوتے اور محترمہ حمیدہ سلطان کی مخلصانہ محنت اور اُردو زبان سے محبت انجمن کا نام دلی میں قایم نہ رکھتی۔ میں جانتا ہوں کہ اس وقت ملک کے حالات ہماری زبان کے لئے کتنے ناساز گار اور کسقدر ہمت شکن ہیں۔ اس لئے اور بھی زیادہ ہم علامہ کیفی اور محترمہ حمیدہ سلطان کے مرہون منت ہیں کہ تعصب تنگ دلی اور کم نظری کی مخالف آندھیوں میں بھی وہ اپنا ذرا سا دیا جلائے بیٹھے ہیں میرا یہہ عقیدہ ہے کہ پھر زمانہ بہتر آئیگا اور پھر ہمیں زندگی کا وسیع میدان ملیگا جہاں ہم اُردو زبان کے جھنڈے بلند کر سکیں گے۔ ہمارا ایمان اور عزم بہت سی ناکامیوں اور مایوسیوں کا حریف ہو سکتا ہے اور کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی میرے دل میں یہہ خیال نہیں آتا کہ اس ملک میں اُردو زبان فنا ہو جائیگی یا آسے پھر

ترقی کرنے اور آگے بڑھنے کا موقعہ نہ ملیگا۔ اردو کی فطرت اور اسکا پیدائشی مزاج ہی اسکی پائیداری کی ضمانت ہے۔

میں لکھنو سے علاقائی کنونشن کی شرکت کے بعد سیدھا دلی آیا ہوں۔ شاید آپ صاحبان مجھ سے کچھ سننا چاہیں گے کہ لکھنو میں اس اجتماع کا مقصد کیا تھا اور ہم نے کیا فیصلے کئے۔ جیسا کہ آپکو معلوم ہوگا ہندستان کے تمام صوبوں میں اترپردیش ہی کو یہہ خاص امتیاز حاصل ہے کہ وہاں اردو زبان کو ختم کردینے کے تمام ممکنہ اسباب پیدا کردے گئے ہیں۔ یہہ ایک لمبی داستان ہے جو میں نے لکھنو کے کنونشن میں بیان کی۔ کنونشن میں جو تقریریں ہوئیں وہ سب **ہماری زبان** میں شائع ہوگئی ہیں اس لمبی داستان کا خلاصہ یہہ ہے کہ جس رفتار اور قوت سے حکومت نے یا حکومت کے بعض وزیروں اور انکے ماتحت افسروں نے ابتدائی مدارس میں اردو کی تعلیم کے دروازے بند کرنے شروع کئے ہیں اور جس طرح سرکاری کاروبار سے اردو بارہ پتھر باہر کی جارہی ہے اسکی وجہ سے صوبہ کے لوگ بہت ہی افسردہ اور بددل ہو رہے تھے۔ انگریزی کی ایک مثل ہے کہ آخری تنکا اونٹ کی کمر توڑ دیتا ہے وہ آخری تنکا جس نے ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز کردیا اترپردیش کی اسمبلی میں بعض وزرا کی تقریریں تھیں جن سے یہہ حقیقت بے نقاب ہوگئی کہ اس ریاست کی حکومت اردو زبان کو یہہ سمجھتی ہے کہ وہ کوئی زبان ہی نہیں اور اسکی رائے میں صوبہ کی علاقائی زبان اگر کوئی ہے تو وہ صرف ایک ہی زبان ہے۔ اردو کو دفن کردینے کا یہہ حکم ہم نے ان وزیروں کی زبان سے بھی سنا جنکی مادری زبان نسلاً بعد نسلاً اردو ہی رہی ہے۔ آج وہ فرماتے ہیں کہ اس نام کی تو کوئی زبان ہی اس صوبہ میں نہیں۔ یہہ آخری ضرب تھی جس نے بہت سے سوتے ہوئے اور کم ہمت لوگوں کو بھی جگا دیا اور تمام صوبے سے مرکزی انجمن پر تقاضے ہونے لگے کہ کچھ کیجئے۔ ہم نے بہت غور و فکر کے بعد یہہ فیصلہ کیا کہ اب ہم اردو کے حقوق کو محفوظ کرنے کے لئے ایک دستوری محاذ قایم کریں۔ ہم نے اس مسئلہ کے ہر قانونی اور دستوری پہلو پر غور کیا اور ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ دستور کی دفعہ ۳۴۷ کے ذریعہ سے ہم صدر جمہوریہ سے یہہ مطالبہ کرسکتے ہیں کہ اردو کو اترپردیش میں علاقائی زبان تسلیم کیا جائے۔ اس مطالبہ کو ایک عضر کے ذریعہ سے جس پر ہمارا خیال ہے کہ کم سے کم ۲۰ لاکھ دستخط ہوں پیش کیا جائیگا اور دستخطوں کی سند کو بنیاد بنا کر صدر جمہوریہ کو یہہ بتایا جائیگا کہ دفعہ ۳۴۷ کی شرط کو پورا کرنے کے لئے ہمارے صوبہ میں اردو بولنے والوں کی تعداد "قابل لحاظ" ہے۔ اگر ہمارا یہہ مطالبہ تسلیم کیا گیا۔ اور دستور کی پوری تعمیل اگر کی گئی تو اس صورت میں اردو زبان کو اترپردیش کے ان علاقوں میں جہاں اردو بولنے والوں کی تعداد کافی ہے وہی حقوق حاصل ہو جائینگے جو سرکاری زبان کو حاصل ہیں۔

میں اس بات کی وضاحت کردینا چاہتا ہوں کہ اردو کا مسئلہ ہندی اردو کی رقابت کا مسئلہ نہیں ہے۔ ہم سرکاری زبان کو دل سے قبول کرتے ہیں اور یہہ چاہتے ہیں کہ اردو بولنے والے بھی ہندی سے محبت کریں اور اس زبان میں قابلیت حاصل کرنا اپنے لئے قابل فخر سمجھیں۔ اسی طرح یہہ مسئلہ نہ تو سیاسی ہے اور نہ فرقہ پرستی کے ادنے جذبہ پر مبنی ہے ہمارا دعوے یہہ ہے اور اس دعوے کی دلیلیں بہت مضبوط ہیں کہ اردو زبان ہمارے ملک کے مشترکہ کلچر اور تہذیب کا ایک تاریخی نشان ہے۔ ملک کی دو بڑی تہذیبوں نے ـــــ یعنی ہندوؤں کی تہذیب

پٹنہ
شہباز حسین صاحب جنرل سکریٹری حلقہ ادب بہار نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔

بہار ریاستی انجمن ترقی اردو نے بہار میں علاقائی زبان کی تحریک شروع کی ہے اور یہہ اعلان کیا ہے کہ انجمن مذکور کو صوبے کے لاکھوں اردو دانوں کے دستخط جمع کرکے دستور ہند کے دفعہ ۳۴۷ کے مطابق صدر جمہوریہ ہند سے مطالبہ کرے گی کہ وہ اردو کو ریاست کی علاقائی زبان قرار دیں۔

میں حلقہ ادب بہار کی تمام شاخوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کام میں انجمن مذکور کا ہاتھہ بٹائیں اور اس سے پورا پورا تعاون کریں کیونکہ اس وقت اردو جس نازک دور سے گذر رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں، لہذا اردو کی تحفظ اور بقا کے لئے ضروری ہے کہ ایک متحدہ قدم اٹھایا جائے۔

مجھے پوری امید ہے کہ ہماری شاخ کے عہدداران اور ممبران اس کام میں کسی طرح پیچھے نہیں رہیں گے اور انجمن کی حتی الوسع امداد کریں گے ساتھہ ہی میں ریاستی انجمن ترقی اردو کے اراکین کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ ہم سے ہر طرح کے اشتراک اور اعانت کی توقع رکھیں ہماری پوری ہمدردیاں ان کے ساتھہ ہیں۔

دستخطوں کی مہم کامیاب بنایئے

اردو بھی ریاست بہار کی سرکاری زبان بن سکتی ہے اس غرض سے انجمن ترقی اردو لاکھوں اردو دانوں کے دستخط حاصل کر رہی ہے خود دستخط کیجئے اور دوسروں کے دستخط حاصل کیجئے۔

اگر آپ یہہ چاہتے ہیں تو انجمن ترقی اردو (ہند) نے اس غرض سے جو فارم جاری کئے ہیں ان پر دستخط کردیجئے اور اپنے دوستوں اور پڑوسیوں سے بھی اردو میں دستخط کرادیجئے یا انگوٹھے کا نشان لگوادیجئے۔

جمہوریہ ہندوستان کے دستور کی دفعہ ۳۴۷ کی رو سے اگر ہم اردو والے صدر جمہوریہ کی خدمت میں اس بات کا ثبوت پیش کردیں کہ ریاست بہار میں ہماری تعداد کافی ہے۔ تو صدر اردو کو اس ریاست کی علاقائی زبان یعنی ہندی کے ساتھہ ساتھہ اس کو بھی سرکاری زبان قرار دے دینگے۔

انجمن ترقی اردو [ہند] نے یہہ تحریک چلائی ہے کہ اردو والوں کے بیس لاکھہ دستخط حاصل کرکے صدر جمہوریہ کی خدمت میں ثبوت پیش کردیا جائے کہ ریاست بہار میں اردو بولنے والوں کی تعداد کافی ہے اور اسی غرض سے انجمن ترقی اردو [ہند] نے فارم جاری کئے ہیں۔ انجمن کی تمام شاخیں اور اس سے اشتراک عمل کرنے والی تمام انجمنیں اس کام میں مصروف ہیں۔ اگر آپ کو اردو سے محبت ہے تو اس کام میں انجمن کا ہاتھہ بٹائیے۔

ہر بالغ کو ان فارموں پر دستخط کرنا یا انگوٹھے کا نشان بنانا چاہئے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اس وقت انجمن کو اس تحریک کا مرکز بنانے کی ضرورت ہے ورنہ اپنی طاقت میں انتشار ہوگا۔ جس سے ناکامی کا اندیشہ ہے۔

(غلام سرور جنرل سکریٹری بہار ریاستی انجمن ترقی اردو انجمن اسلامیہ ہال پٹنہ ۴)

اواز خلق

گذشتہ تین سال میں اس ریاست کے طول و عرض میں اردو کے خلاف سرکاری اور غیر سرکاری طریقوں سے جو عمل ہوتا رہا ہے اس کی بہت کچھہ تفصیلات اخباروں میں شائع ہوتی رہی ہیں اترپردیش کی اسمبلی میں لینگویج ایکٹ کے منظور ہونے کے بعد اب اردو کی بقا اور ترقی کے تمام راستے بند ہو گئے ہیں۔ سوائے ایک کے۔ اس کی نشاندہی مرکزی انجمن ترقی اردو (ہند) نے کی ہے اور وہ دستور ہند کی دفعہ ۳۴۷ کا دروازہ ہے۔ اس دفعہ کے تحت ہمیں حق حاصل ہے کہ صدر جمہوریہ سے استدعا کریں کہ وہ اردو کو اس ریاست کی علاقائی زبان

تسلیم کر لیں۔ اس کے لئے ہمیں بطور سند دس پانچ لاکھ دستخط حاصل کرنے ہونگے۔ وہ کام اب مرکزی انجمن اپنی شاخوں کے ذریعہ سے شروع کر رہی ہے۔

ہم مختلف اضلاع کے نمائندے، ادیب اور شعراء اور اردو کے ہمدرد جن کی مادری زبان اردو ہے اعلان کرتے ہیں کہ ہم اس دستوری اقدام کو پوری کوشش کے ساتھ کامیاب بنائیں گے اور تمام صوبہ کے ان اصحاب سے (خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم) اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس فیصلہ کن مہم میں مرکزی انجمن کا پورا پورا ساتھ دیں اور ایک ایسی زبان کی جو ہمارے ملک میں ایک مشترکہ کلچر کا نشان ہے۔ ہر طرح حفاظت کریں۔ ہم ملک میں کوئی شورش پیدا نہیں کرنا چاہتے لیکن ہم سنجیدگی کے ساتھ اور پوری طرح پر امن رہ کر دستوری طریقوں سے اس حق کو ضرور طلب کرنا چاہتے ہیں۔ جو ہمارے ملک کے دستور نے ہمیں دیا ہے۔

بانسی ضلع بستی

۱۔ محمد سلیمان ادھمی وکیل ایم۔ ایل۔ اے
۲۔ عبدالرشید خاں وکیل
۳۔ عبدالمجید خاں مختار
۴۔ محمد کامل مدرس اردو فارسی
۵۔ سید عبدالمنان معلم اردو فارسی
۶۔ محمد عبدالرؤف مختار
۷۔ محمد فخرالاسلام خاں مختار
۸۔ سید بندہ حسن رضوی ایڈوکیٹ
۹۔ حکیم عبدالحق

قصبہ سیانہ ضلع بلندشہر

۱۔ چودھری انشاءاللہ خاں صاحب انشاء
۲۔ چودھری عبدالعزیز خاں زمیندار
۳۔ محمد اسحاق صاحب کرانہ مرچنٹ
۴۔ چودھری عبدالمجید خاں صاحب زمیندار
۵۔ لالہ وید پرکاش صاحب سوداگر پارچہ
۶۔ منشی منظور احمد خاں صاحب منظر ممبر بزم ادب
۷۔ فیض اللہ خاں صاحب پوسٹ مین
۸۔ حاجی اللہ دیا خاں صاحب زمیندار وسوداگر چوڑیاں
۹۔ منشی عباس علی صاحب ساکی
۱۰۔ چودھری خورشید علی صاحب زمیندار
۱۱۔ منشی رام چندر صاحب سوداگر
۱۲۔ لالہ چنی لال کرانہ مرچنٹ
۱۳۔ لالہ کاشی پرکاش کرانہ مرچنٹ
۱۴۔ لالہ راد ھے لعل سوداگر
۱۵۔ چودھری عطر سنگھ صاحب تیاگی زمیندار
۱۶۔ خان بہادر مرزا احمد بیگ۔ سرکل انسپکٹر پولیس
۱۷۔ ایم عبدالغنی صاحب
۱۸۔ منشی احمد علی خاں صاحب سب انسپکٹر
۱۹۔ منشی محمد اشرف مدرس مدرسہ تجویدالقرآن
۲۰۔ حافظ عبدالرحمن صاحب صدر مدرس مدرسہ تجویدالقرآن
۲۱۔ چودھری ارشد حسین خاں صاحب زمیندار
۲۲۔ قاضی مولوی حکیم سید محمد ظفر ہاشمی زمیندار صدر جمعیۃ العلماء

سہسپور ضلع بجنور

۱۔ مولوی حافظ حکیم نذیر احمد، حافظ
۲۔ حافظ مولوی حکیم جمیل الرحمن، جمیل
۳۔ مولوی عبدالوحید، وحید
۴۔ مولوی حافظ اشفاق حسین، گلشن
۵۔ منشی مرتضی علی ہیڈماسٹر مدرس، عاشق
۶۔ محمد ابراہیم، لایق
۷۔ منشی عبدالسلام، سلام
۸۔ حشمت علی، دلیر
۹۔ حبیب الرحمن، خیال
۱۰۔ محمد اختر، جوہر
۱۱۔ حافظ منشی ارتضی علی، صابر
۱۲۔ منشی سخاوت حسین ہیڈمدرس، دلگیر
۱۳۔ منشی یعقوب علی، زاہد
۱۴۔ حکیم ساجد علی، حافظ

لکھنو کے جلسے کی قرارداد

لکھنو کے جلسے نے جو قرارداد منظور کی ہے اسکی پوری عبارت حسب ذیل ہے:-

تجویز نمبر ۱

انجمن ترقی اردو (ہند) کی اترپردیش کی شاخوں کے نمائندوں اور ممتاز ادیبوں، شاعروں اور ادبی کارکنوں کا یہہ کنونشن اعلان کرتا ہے کہ اردو اس ریاست کی ایک اہم زبان ہے یہہ یہیں پیدا ہوئی اور پلی پھولی۔ اس صوبہ کی آبادی کا ایک معتد بہ حصہ اسے اپنی مادری زبان سمجھتا ہے اور بہت بڑی تعداد اسے بولتی اور لکھتی ہے۔ یہاں سے اردو اخبارات، رسایل اور کتابیں بڑی تعداد میں چھپتی اور شائع ہوتی ہیں۔ مشترک تہذیب کی یہہ یادگار قومی شعور کے بیدار کرنے اور ہندوستان میں آزادی کا جذبہ عام کرنے میں، ملک کی کسی دوسری زبان سے پیچھے نہیں ہے۔ خصوصاً اس صوبے کی تہذیب، معاشرت، بول چال اور مزاج پر اس زبان کے گہرے اور غیر فانی نقوش ثبت ہیں اور اس کی نشوونما میں ہندوؤں مسلمانوں، سکھوں اور عیسائیوں، سب نے حصہ لیا ہے۔ نیز یہاں کے تعلیمی اداروں میں اونچے درجوں تک اردو ایک خود مختار مضمون کی حیثیت سے پڑھائی جاتی رہی ہے۔ یہاں کے دفاتر اور عدالتوں میں اسکا رواج رہا ہے۔ یہاں کی حکومت نے بھی ہندستانی اکیڈمی اور دوسرے ذرایع سے اردو کی ترقی میں وقتاً فوقتاً مدد دی ہے اور ہندوستان کے دستور میں بھی اسے ملک کی چودہ اہم زبانوں میں سے تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لئے یہہ زبان ہر طرح اس کی اہل ہے کہ اسے بھی ہندی کے ساتھہ صوبے میں سرکاری حیثیت سے تسلیم کیا جائے۔

یہہ جلسہ محسوس کرتا ہے کہ گذشتہ پانچ سال میں ملک میں جو فضا پیدا ہوئی ہے اُس کا اثر یہاں کی حکومت پر بھی پڑا ہے اور اُس کی وجہ سے اردو زبان کی مقبولیت کو طرح طرح سے پامال کیا جارہا ہے۔ خصوصاً ابتدائی تعلیم، دفاتر اور عدالتوں میں اس کا استعمال تقریباً مفقود ہے اور اردو بولنے اور لکھنے والوں کو روزمرہ زندگی میں ہر قسم کی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سب سے بڑا اندیشہ یہہ ہے کہ مادری زبان میں تعلیم کی سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے نئی نسلوں کی شخصیت کی نشوونما پر جو ناخوشگوار اثر پڑے گا اُس کی وجہ سے صوبے کی آبادی کا ایک بڑا حصہ ذہنی طور پر مفلوج ہو جائے گا۔ نیز ہندی کو سرکاری زبان قرار دینے والے بل پر جو افسوسناک تقریریں ہوئی ہیں اور اردو کی جس طرح حق تلفی ہوئی ہے اور حقایق سے چشم پوشی کی گئی ہے، اُس نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہند کے دستور اساسی میں مادری زبان، رسم الخط اور تہذیب کے برقرار رکھنے کا جو حق دیا گیا ہے، وہ خطرے میں ہے۔ ان حالات میں مرکزی انجمن ترقی اردو کا یہہ اقدام حق بہ جانب ہے کہ اردو کو صوبے کی سرکاری زبان منوانے کے لئے ہر ممکن جدوجہد کی جائے۔

یہہ جلسہ حامیان اردو سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس محضر پر جو انجمن حسب دفعہ ۳۴۷ صدر جمہوریہ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتی ہے، لاکھوں کی تعداد میں دستخط کریں اور اپنے اپنے مقام پر دوسروں کو اس کام پر آمادہ کریں کہ محضر کے فارموں پر دستخط کرانے میں کارکنوں کے ساتھہ ہر ممکن تعاون کریں اور جہاں انجمن کی شاخیں نہ ہوں، وہاں جلد سے جلد شاخیں قایم کریں۔

اس جلسہ کی رائے میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں دستخط حاصل کرنا چاہئیں تاکہ ہم یہہ ثابت کرسکیں کہ اس ریاست میں اردو بولنے والوں کی تعداد بعض دوسرے صوبوں

اور علاقوں کی پوری آبادی سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ توقع ہے کہ یہہ مہم ۳۱ مارچ ۱۹۵۲ع تک پوری ہوجائے گی۔ اس مقصد کے لئے مرکزی انجمن کی طرف سے جو ہدایات جاری کی گئی ہیں اُن پر پورا پورا عمل ضروری ہے۔

اس جلسے کی رائے میں اردو کو علاقائی زبان تسلیم کرانے میں انجمن ترقی اردو (ہند) کی مساعی زیادہ سے زیادہ بار آور ہوسکتی ہیں کیونکہ اسے ملک کے تمام بڑے ادیبوں اور شاعروں کا تعاون حاصل ہے۔ اس لئے یہہ جلسہ تمام علمی و ادبی انجمنوں اور حامیانِ اردو سے اپیل کرتا ہے کہ انجمن سے پورا پورا تعاون کریں اور اس نازک لمحے میں متفق اور متحد ہوکر اس تحریک کو کامیاب بنائیں۔

محرک۔ مولانا حفظ الرحمن صاحب

تائید۔ مسعود حسن صاحب رضوی

سردار باولت سنگھ

حیات اللہ صاحب

لکھنو کے اجلاس میں اضلاع کے نمائندے

اس کثیر اجتماع میں حسب ذیل اصحاب کی نمائندہ حیثیت قابل ذکر ہے:-

۱ حاجی حامد علی خاں صاحب پرنسپل میاں صاحب جارج اسلامیہ کالج گورکھپور۔
۲ حاجی شفاعت احمد صاحب رکن اعلی انجمن ترقی اردو گورکھپور
۳ حکیم ابوالکلام صدیقی صاحب رکن اعلی انجمن ترقی اردو و صدر جمیعتہ العلماء گورکھپور
۴ عبدالمنان انصاری صاحب رکن انجمن ترقی پسند مصنفین گورکھپور
۵ عبدالحئی خاں صاحب رکن انجمن ترقی اردو گورکھپور
۶ حاجی محمد سمیع صاحب ایم۔ایل۔سی۔ کانپور
۷ بابو محمد یعقوب صاحب۔ایم۔ایل۔اے کانپور
۸ عزیز الحق صاحب دہلوی۔ کانپور
۹ چودھری محمد امین صاحب کانپور
۱۰ شیخ عرفان احمد صاحب۔ کانپور
۱۱ خواجہ عبدالسلام۔ اڈیٹر صداقت کانپور
۱۲ حاجی ابو محمد ثاقب صاحب کانپور
۱۳ ڈاکٹر سید نواب حسین صاحب کرائسٹ چرچ کالج کانپور
۱۴ مصطفی حسین صاحب نیر ایڈووکیٹ جنرل سکریٹر مجلس تحفظ اردو کانپور
۱۵ محمد عثمان صاحب ہاشمی رکن اخبار "اردو" کانپور
۱۶ محمد وحید صاحب جنرل سکریٹری انجمن وطن کانپور
۱۷ قاضی مختار احمد صاحب صدر جمیعتہ العلما کانپور
۱۸ حکیم حاجی برکت اللہ صاحب کانپور
۱۹ سید محمد علی صاحب کانپور
۲۰ عبدالاحد صاحب کانپور
۲۱ صابرہ سلطانہ بیگم کانپور
۲۲ حاجی منت اللہ صاحب سرپرست مدرستہ الاسلام کاٹھ ٹاؤن ضلع اعظم گڈھ
۲۳ حکیم سید عبدالحمید صاحب کلام۔ نوجی صدر انجمن ترقی اردو خورجہ ضلع بلند شہر
۲۴ قمر التنویر صاحب جنرل سکریٹری انجمن ترقی اردو خورجہ۔ بلند شہر
۲۵ عبدالرشید صاحب بی۔اے۔ جنرل سکریٹری باونی پنچائت بنارس
۲۶ ظفر الاسلام صاحب بی۔اے۔ جنرل سکریٹری انجمن ترقی اردو بنارس
۲۷ افضل صاحب مسلمی رکن انجمن ترقی اردو بنارس

۲۸ ماسٹر شیو ناتھ پرشاد صاحب ۔ لکچرار آردو ڈی ۔ اے ۔ وی کالج بنارس
۲۹ مولانا حفظ الرحمن صاحب ایم ۔ ایل ۔ اے ممبر پارلمنٹ دہلی
۳۰ محمد میاں صاحب ناظم جمعیتہ العلماء ہند دہلی
۳۱ مفتی عتیق الرحمن عثمانی صاحب ندوۃ المصنفین دہلی
۳۲ نسیم صاحب ادیب بی ۔ اے ۔ رکن اعلی انجمن ترقی اردو بہوروا ضلع بلیا
۳۳ سید ابو البیان صاحب جوائنٹ سکریٹری انجمن ترقی شمش آباد ضلع فرخ آباد
۳۴ نسیم احمد صاحب جنرل سکریٹری انجمن ترقی شمش آباد ضلع فرخ آباد
۳۵ غلام محی الدین خاں صاحب ایڈیٹر مونس نائب صدر انجمن ترقی اردو اٹاوہ
۳۶ نثار صاحب ایم ۔ اے ۔ پروفیسر اسلامیہ کالج اٹاوہ
۳۷ عبد الشاہد خاں صاحب شیروانی ایڈیٹر "جمہور" علی گڈھ
۳۸ سید محمد ذکی صاحب صدر یونین مسلم یونیورسٹی اسکول علی گڈھ
۳۹ عنایت آفتاب صاحب نائب صدر مسلم یونیورسٹی یونین علی گڈھ
۴۰ عبد اللطیف نعمانی صاحب صدر جمعیتہ العلماء مئو ضلع اعظم گڈھ
۴۱ احمد اللہ قاسمی صاحب مئو ضلع اعظم گڈھ
۴۲ سید جمیل احمد صاحب جنرل سکریٹری انجمن ترقی اردو کوپا مئو ضلع ہردوئی
۴۳ حکیم سید جلیل احمد صاحب رکن انجمن ترقی اردو کوپا مئو ضلع ہردوئی
۴۴ عبد الصمد صاحب جنرل سکریٹری جمعیتہ العلماء ضلع ہردوئی
۴۵ مفتی فخر الاسلام صاحب ایم ۔ ایل ۔ اے الہ آباد
۴۶ مسیح الزماں صاحب الہ آباد
۴۷ مشکور الدین احمد صاحب صدر انجمن ترقی اردو مظفر نگر
۴۸ عبد الستار صاحب مظفر نگر
۴۹ محمد ایاز بیگ صاحب ایمن چغتائی جوائنٹ سکریٹری انجمن ترقی اردو نان پارہ
۵۰ سید حبیب الملک صاحب صدر انجمن ترقی اردو ملیح آباد ضلع لکھنؤ
۵۱ ظہور الحسن نقوی صاحب رکن انجمن ترقی اردو ملیح آباد
۵۲ محمد انتظار الحق صاحب داہر عثمانی ایم ۔ اے صدر انجمن ترقی اردو امروہہ ضلع مرادآباد
۵۳ اعتصام الدین فاروقی صاحب رکن انجمن بقائے ادب مرادآباد
۵۴ وامق صاحب جونپوری جونپور
۵۵ حکیم مختار احمد صاحب اصلاحی ناظم مدرسہ فاروقیہ صبرحد ضلع جونپور
۵۶ شبیر علی خاں صاحب شکیب ایڈووکیٹ جنرل سکریٹری انجمن ترقی اردو رامپور
۵۷ ظفر حسن خاں صاحب رامپور
۵۸ محمد محسن قریشی صاحب اسلامیہ کالج بریلی
۵۹ حکیم محمد مسیح الزماں ندوی صاحب سلون ضلع رائے بریلی
۶۰ منظور صاحب پرتاب گڈھ
۶۱ بادشاہ حسن صدیقی صاحب بیرسٹر ایٹ ۔ لا بارہ بنکی
۶۲ محمد ادریس صاحب مکھر ضلع بستی
۶۳ جوش ملیح آبادی صاحب ایڈیٹر "آجکل" دہلی
۶۴ غلام احمد صاحب فرقت عربک کالج دہلی
۶۵ ڈاکٹر قاضی علی رضا صاحب کانپور
۶۶ شہاب الدین فریدی صاحب کانپور
۶۷ اشتر صاحب سندیلوی سندیلہ
۶۸ مطلوب احمد صاحب رند سکریٹری انجمن ترقی اردو فیض آباد
۶۹ ظہور النبی صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی سہارنپور
۷۰ عبد الغنی انصاری صاحب ایم ۔ ایل ۔ اے

علاقائی زبان

علاقائی زبان کی تحریک کے متعلق مرکزی انجمن کی مجلس عاملہ نے بعض اہم امور پر غور کرکے آئندہ اس تحریک کو پوری تنظیم کے ساتھہ چلانے کے لئے حسب ذیل قرارداد منظور کی ہے۔

انجمن کے قواعد کی دفعہ ۲(۵) کے تحت مجلس عاملہ حسب ذیل عارضی کیٹی اس غرض سے مقرر کرتی ہے کہ

(الف) وہ تمام صوبے میں علاقائی زبان کی تحریک کے سلسلے میں دستخط جمع کرنے کا کام کرے اور جہاں جہاں ممکن ہو دوسری جماعتوں کا تعاون بھی حاصل کرے

(ب) یہہ کیٹی مجلس عاملہ کو اپنی تمام کارروائیوں کی پندرہ روزہ رپورٹ بھیجتی رہے گی اور مجلس عاملہ کی نگرانی میں اپنا کام کرے گی۔

(ج) جن فارموں کی تکمیل ہوتی جائے گی وہ مرکزی انجمن کو وقتاً فوقتاً بھیجے جائینگے۔

(د) اس کیٹی کو حسب ضرورت دوسرے اصحاب کو بھی اپنی رکنیت میں شریک کرنے کا اختیار ہوگا

عارضی کمیٹی کے ارا کین حسب ذیل ہیں

پنڈت کشن پرشاد کول۔ مولانا نیاز فتح پوری۔ نواب جعفر علی خاں اثر۔ پروفیسر مسعود حسن رضوی۔ آل احمد سرور۔ احتشام حسین رضوی۔ محمد حسن خاں عرشی۔ شجاعت علی سندیلوی۔ سلطانہ حیات اللہ۔ پنڈت میلا رام وفا۔ کرشن سہائے وحشی ہنکاری صدر مجلس تحفظ اردو کانپور گنگادھر ناتھہ فرحت صدر انجمن ترقی اردو کانپور۔ حاجی محمد سمیع ایم۔ایل۔سی کانپور محمد احمد رضوی پرنسپل حلیم کالج کانپور۔ مصطفے حسین نیر۔ سکریٹری مجلس تحفظ اردو کانپور۔ حاجی حامد علی خاں پرنسپل اسلامیہ کالج گورکھپور۔ مجنون گورکھپوری۔ حکیم ابوالکلام صدیقی صدر جمیعت علماء گورکھپور۔ شاہ معین الدین ندوی۔ ایڈیٹر معارف دارالمصنفین اعظم گڑھ۔ کپتان ضامن علی الہ آباد۔ ڈاکٹر اعجاز حسین الہ آباد۔ فراق گورکھپوری۔ مہتو عبدالرحمن صدر پونی پنچایت بنارس۔ ظفرالاسلام بی اے سکریٹری انجمن ترقی اردو بنارس۔ اسلم سیفی میرٹھہ ڈاکٹر ایل۔ایچ زبیری میرٹھہ۔ لطیف الدین احمد آگرہ۔ میکش اکبر آبادی آگرہ۔ قاضی محمد عدیل عباسی بستی۔ ڈاکٹر عبدالعلیم علی گڈھہ۔ قاضی محمد عبدالغفار جنرل سکریٹری انجمن ترقی اردو (ہند) حیات اللہ انصاری کنوینر۔

لکھنؤ کے اجلاس میں دستخطوں کے لینے کے متعلق جو اصول منظور کئے گئے تھے ان کی پابندی مندرجہ بالا کیٹی اور انجمن کی تمام شاخوں اور دوسرے کام کرنے والے ہمدردوں پر لازمی ہوگی۔

لکھنؤ کے اجلاس میں تمام اضلاع کے کارکنوں کے مشورے سے دستخطوں کے فارموں کی تکمیل اور دوسرے امور کے متعلق جو فیصلے کئے گئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) جو لوگ پڑھے لکھے نہ ہوں ان کا نشانی انگوٹھا لیا جائے

(۲) نابالغوں کے دستخط یا نشان انگوٹھا نہ لیا جائے۔

(۳) دو فارموں پر دستخط کرائے جائیں تاکہ ایک فارم صدر دفتر میں محفوظ رہے۔

(۴) اضلاع کی شاخیں دستخط کرانے کی مہم میں اپنا اپنا خرچ خود برداشت کریں۔

محمد عبد الغفار
جنرل سکریٹری انجمن ترقی اردو ہند علی گڈھ۔

اور مسلمانوں کی تہذیب - جب میل جول پیدا ہوا - اور شخصی اور اجتماعی زندگی میں دونوں یکساں شریک ہوئے تو انکی اس شرکت ہی سے آردو زبان نے جنم لیا اور وہ پھلی پھولی - اس لئے میں کہتا ہوں کہ اردو پر حملہ کرنا اس ملک کے مشترکہ کلچر کے انمول خزانوں پر حملہ کرنا ہے - ایسے عقلمند ہمارے ہی بد نصیب ملک میں پیدا ہوتے ہیں جو اپنے گھر کی دولت کو برباد کرنے پر تل جاتے ہیں اور یہہ نہیں سمجھتے کہ اردو نے ایک مشترکہ تمدن میں تہذیب اور کلچر کے کیسے کیسے نایاب خزانے جمع کردئے ہیں - وسیع النظر قومیں اپنے ایسے خزانوں کی حفاظت کیا کرتی ہیں - لیکن ہم اپنی تنگ نظری کی کچھہ ایسی بدہضمی میں مبتلا ہیں کہ اپنے دماغی انتشار کی وجہ سے ہم اچھے اور برے میں تمیز نہیں کرسکتے اور ادنے جذبات کا ایک نشہ ہے جس نے ہمارے حواس میں خلل پیدا کردیا ہے - آن لوگوں سے تو میں کچھہ نہیں کہتا جو خالص ہندو سنسکرتی مانگتے ہیں اور اس ملک کو صرف ایک ہی قوم کا ملک بنانا چاہتے ہیں - لیکن وطن پرست کانگریس کے لیڈروں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ بھی اس گندے پانی کی رو میں بہے چلے جارہے ہیں - لیکن بدہضمی کی یہہ کیفیت ہمیشہ باقی نہیں رہ سکتی - اترپردیش کے بڑے وزیر نے اسمبلی کے مباحثہ میں تقریر کرتے ہوئے ایک بات تو ضرور ایسی کہی جو سچی ہے - انہوں نے فرمایا کہ اردو والے کیوں گھبراتے ہیں، زبان تو وہی باقی رہیگی جس میں زندہ رہنے کی طاقت ہوگی معلوم نہیں آنکا مطلب کیا تھا - شاید یہہ ہو کہ یہہ طاقت ہندی میں ہے اور اردو میں نہیں ہے — لیکن اس کلیہ کی سچائی کو تسلیم کر کے ہم کہتے ہیں کہ اگر کسی زبان کی بقا کا معیار یہی ہے — اور بلاشبہ ہے — تو اردو زبان میں ایسی طاقت موجود ہے جو اوسکے بقا کی ضامن ہوگی -

البتہ ہمیں افسوس اس بات کا ہوتا ہے کہ اردو کی ترقی کو ہندی کی ترقی میں حائل سمجھا جاتا ہے - حالانکہ اردو ہمیشہ ہی ہندی کے پہلو بہ پہلو پھلی پھولی ہے اور ہندی درحقیقت اردو ہی کا ایک عوامی روپ ہے اگر اس روپ کو بدلا نہ جائے تو اردو اور ہندی میں کوئی ٹکراؤ ہو ہی نہیں سکتا - لیکن ہمارے ملک کی بدنصیبی ہے کہ جو حملے اردو پر ہو رہے ہیں وہ اس خوف پر مبنی ہیں کہ اگر اردو ترقی کریگی تو ہندی کا چراغ نہ جل سکیگا - ایسے تمام چراغ سرکاری قوت یا پروپیگنڈے سے روشن نہیں ہوا کرتے وہ دلوں کے میل ملاپ سے روشن ہوتے ہیں اور رنج اسکا ہے کہ آپسی میل ملاپ کی کمی ہے - بہر حال علاقائی زبان کی تحریک کے محاذ پر ہم اپنے وطن کی مشترکہ تہذیب کی حفاظت کرنے کے لئے آئے ہیں اور جو کچھہ ہم اردو زبان کے متعلق چاہتے ہیں وہی ہم ہندستان کی تمام علاقائی زبانوں کے لئے چاہتے ہیں یعنی سب کو ترقی کرنے کا موقعہ ملے انہیں سے کوئی نہ دبائی جائے ہر ایک اپنے اندر علم و تہذیب کے گرانمایہ خزانے رکھتی ہے جو ہمارے ملک کی میراث ہیں - درحقیقت انجمن ترقی اردو تو اب یہہ کوشش کررہی ہے کہ ملک کی مختلف زبانیں ایک دوسرے سے قریب آئیں تاکہ آن سب کا سرمایہ یکجا ہو کر ہمارے ملک میں مشترکہ کلچر کی مشعل کو زیادہ روشن کردے - اسی لئے انجمن نے اردو ادب کو علاقائی زبانوں اور ہندی کے رسم الخط اور علاقائی زبانوں کے ادب کو اردو رسم الخط میں بھی منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے بیگانگت کی جو دیوار مختلف زبانوں کے درمیان کھڑی ہے اسکا توڑنا ضروری ہے -

جہاں تک مرکزی انجمن اور اسکی شاخوں

کے تعمیری کاموں کا تعلق ہے میں بار بار کہتا رہا ہوں کہ بنیادی کام یہہ ہے کہ ہم اردو بولنے اور پڑھنے والوں کی تعداد میں اضافہ کرتے رہیں اور ہر ممکنہ طریقے سے اردو زبان کو عوامی زبان بنائیں۔ مکتب، مدرسے، شبینہ مدارس، دارالمطالعے، کتب خانے، یہہ سب اس بنیادی مقصد کے حصول کے طریقے ہیں۔ غلامی کے دور میں انگریز سرکار نے ہمیں اس بات کا عادی بنایا تھا کہ جو کچھہ مانگو سرکار سے مانگو۔ اسی کے سامنے ہاتھہ پھیلاؤ۔ اس عادت کو ابھی تک ہم ترک نہیں کرسکے۔ اردو کی حفاظت اور ترقی کے لئے ہمارا دست سوال آج بھی حکومت کی طرف بڑھتا ہے۔ یہہ ہمارے عقیدہ اور اردو کی کمزوری ہے۔ بیشک حکومت کا فرض ہے کہ وہ ملک کے تعمیری اور تہذیبی کاموں میں مدد دے۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کرے تو ہمارے اندر اتنی ہمت ہونی چاہئے کہ ہم کہیں کہ بہتر ہے اگر حکومت ہماری قومی ضرورتوں پر توجہ نہیں کرسکتی تو ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہونگے اور جو کچھہ ہم سے ہوسکتا ہے کرینگے۔ اگر اردو کی تعلیم کا انتظام سرکاری مدارس میں نہیں ہوتا تو ہم اپنے مدرسے خود قایم کرینگے۔ بڑی بڑی عمارتیں ہمارے پاس نہ ہونگی تو ہم جھونپڑوں میں بیٹھہ کر پڑھا کرینگے بجلی کی روشنی ہمیں میسر نہ آئیگی تو ہم تیل کے دیے جلا لینگے۔ اگر یہہ ولولہ، یہہ جوش اور یہہ جذبہ ہمارے اندر نہ ہوگا تو ہماری مشکلات کم نہ ہونگی اور نہ حکومت کے دروازے پر ہماری فریاد سنی جائیگی۔

جہاں تک دہلی کی شاخ کا تعلق ہے ابھی تک ٹھوس اور تعمیری کام کا کوئی نقشہ نہیں بن سکا ہے۔ دہلی میں اردو کو علاقائی زبان تسلیم کرانے کا سوال بھی ابھی غور و فکر کا محتاج ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ صوبہ دہلی کے بعض علاقوں میں اردو زبان یقیناً علاقائی زبان ہے۔ کیونکہ اردو بولنے والی آبادی کا ایک بڑا حصہ ترک وطن کرچکا ہے، لیکن باہر سے جو پنجابی اور سکھہ بھائی یہاں آکر آباد ہوئے ہیں انکی ایک بڑی تعداد اردو زبان کی حامی ہے مجھے معلوم ہے کہ سکھہ بھائیوں میں اردو کی حمایت کا جذبہ بہت قوی ہے۔ یہہ واقعہ میں مثلاً عرض کرتا ہوں مجھے اس بات کا وہم و گمان بھی نہ تھا کہ مشرقی پنجاب میں اب اردو کا نام لینے والا کوئی باقی ہوگا۔ لیکن مجھے خوشگوار حیرت ہوئی جب امرتسر سے ایک سکھہ بھائی کا خط ایا کہ انہوں نے امرتسر میں انجمن کی ایک شاخ قایم کردی ہے غالباً اس لئے کہ وہ نہیں چاہتے کہ مشرقی پنجاب میں اردو ختم ہوجائے۔ پنجابی اور سکھہ دوستوں کی اس اردو دوستی سے ہمیں تقویت حاصل کرنی چاہئے اور دہلی کی شاخ سے تو میں خاص طور پر کہونگا کہ وہ پاکستان سے آئے ہوئے بھائیوں سے اپنے تعلقات وسیع کرے۔

حضرات۔ میں نے آپکا بہت وقت لیا لیکن اپکے سالانہ جلسے میں مجھے مرکزی انجمن کے نمائندے کی حیثیت سے چند ضروری باتیں عرض کرنی تھیں۔ اپنے گرد و پیش کے حالات کا جائزہ لیجئے اور باوجود مشکلات کے احساس شکست کو پاس نہ آنے دیجئے۔ اس سیاسی اور فرقہ واری اندھیاو میں وطن پرستی کی مضبوط چٹان پر اپنے قدم جمائے رکھئے۔ آندھی کا اندھیرا کم ہوتا جارہا ہے اور تاریکی میں امید کی کرنیں نظر آرہی ہیں جس دل میں مایوسی نے گھر کرلیا ہو اسکا دھڑکنا بیکار ہے، اسکی حرکت بند ہی ہوجائے تو بہتر ہے۔ لیکن جہاں ارادے کی قوت باقی ہے وہاں مخالف حالات کے باوجود شکست اور مایوسی کا گذر نہیں ہوتا۔ ایک حوصلہ مند انسان کو اپنی دنیا کی تمام مشکلات اور مصیبتوں کو دیکھہ کر بھی شاعر کی زبان سے کہنے جاتا ہے کہ:۔

باوجود اسکے ارادوں کا تقاضا ہے یہی
لڑکھڑاتی ہوئی دنیا کو سنبھلنا ہے ضرور
تیز طوفان فضاؤں میں مچلتے ہی رہیں
میری بجھتی ہوئی قندیل کو جلنا ہے ضرور!

۱۵- مسٹر بھگوتی پرشاد ' ابر
۱۶- انیس احمد ' اختر
۱۷- محبوب احمد ' ندیم
۱۸- حکیم عبدالحق ' جاذب
۱۹- منشی شفیق احمد ہیڈ مدرس ' شفیق
۲۰- منشی ظہور علی ہیڈ مدرس ' ادیب
۲۱- منشی عبدالغفور ' احق
۲۲- منشی رمضان علی ' بسمل
۲۳- منشی عبدالوہاب ' ثاقب
۲۴- ماسٹر محمد محسن ' عباد
۲۵- منشی انیس احمد ' انیس
۲۶- منشی عبدالحمید ' چقد
۲۷- منشی ضیاءالحق ' ضیاء
۲۸- محمد عثمان خاں ' شاد
۲۹- منشی محمد شفیق احمد ' احمد
۳۰- قاضی رونق علی ' ناصر
۳۱- حکیم سید خلیل احمد
۳۲- مولوی حامد حسین

مبارک پور ضلع اعظم گڈھ

۱- بشیر احمد
۲- ظہیر اللہ انصاری اسعد
۳- عبدالباری قاسمی
۴- شمس الدین الحسینی
۵- داؤد اکبر مدرس مدرسہ احیاء العلوم
۶- عبدالستار قاسمی جنرل سکریٹری
کانگریس کمیٹی
۷- عبدالرشید ممبر ٹاؤن ایریا
۸- محمد انصاری
۹- محمد یسین مدرسہ احیاء العلوم
۱۰- عبدالسمیع

اولدن ضلع میرٹھ

۱- عزیز عالم
۲- سلیم الدین جنرل سکریٹری ینگ پیپلس کلب
۳- سید نور احمد ریٹائرڈ سب انسپکٹر و پردہان
۴- ابوالحسن

۵- عبدالتواب جنرل سکریٹری گرام کانگرس
کمیٹی
۶- منظور احمد سب پوسٹ ماسٹر
۷- مشکور عمر نائب صدر ینگ پیوپلز کلب
۸- ظہیر عباس
۹- اسد علی بیگ
۱۰- عبدالحمید ہیڈ مولوی مسلم یونیورسٹی
اسکول علی گڈھ
۱۱- مرزا سعید نمبردار پنچ
۱۲- سید اسرار احمد قاضی پیوپلز کلب
۱۳- عبدالشکور محلہ بنی کریم ہاپوڑ

قصبہ رسیاں خانپور ضلع پیلی بھیت

۱- کیپٹن محمد نصور خاں آفریدی بہادر
۲- ابوالحسن
۳- سخاوت اللہ چشتی وی-ٹی-سی
۴- محمد صابر خاں آفریدی بی-اے-ایل ایل-بی (وکیل)
۵- بتو لال ترپاٹھی وی-ڈی-سی
۶- عبدالستار چشتی وی-ڈی-سی
۷- محمد عبداللہ وی-ڈی-سی
۸- ہادی یار خاں رکن انجمن ترقی اردو
۹- رحیم داد خاں رکن انجمن ترقی اردو
۱۰- حکیم نور محی الدین عباسی ڈی-آئی-ایم-ایس
۱۱- قاسم علی قادری جوائنٹ سکریٹری انجمن
ترقی اردو
۱۲- حافظ حامد حسین چشتی نائب صدر انجمن
ترقی اردو
۱۳- دفعدار فیاض حسین
۱۴- اشتیاق حسین چشتی
۱۵- محمد واحد خاں حوالدار میجر پنشنر
۱۶- محمد یوسف خاں آفریدی انگلش ٹیچر جونیر
ہائی اسکول رسیاں
۱۷- محمد خلیل خاں
۱۸- ظفر الصمد قریشی کمپاونڈر
۱۹- شمس الدین رکن انجمن ترقی اردو
۲۰- محمد حمید اللہ خاں جمعدار پنشنر ملٹری

مشہور ادیب راجندر سنگھ بیدی کا پیام

مرکزی اور صوبائی حکومتیں جس طریقے سے اردو زبان کا گلا گھونٹ رہی ہیں اس کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے۔ آج کون ہے جو اس زبان کے ادب اور اس کی روایات سے انکار کر سکتا ہے وہ ساتھی جو ادب کی افزائش کے سلسلے میں ہندی رسم خط استعمال کرتے ہیں اس کی اہمیت سے منکر نہیں ہیں۔ وہ اس بات کے خواہاں ہیں کہ اردو کو بطور ایک زبان کے زندہ رہنا چاہیئے۔

میں اس بات کی پرزور سفارش کرتا ہوں کہ اردو زبان اور اس کے رسم خط کو اس علاقے میں جہاں کی اکثریت اسے بولتی اور استعمال کرتی ہے سرکاری طور پر تسلیم کیا جانا چاہیئے تاکہ وہاں کے لوگ اپنے آپ کو سیاسی، معاشی اور ثقافتی طور پر زندہ رکھ سکیں۔

مسلم یونیورسٹی کے طلباء کا پیام

حسب ذیل پیام عنایت آفتاب صاحب نائب صدر مسلم یونیورسٹی یونین نے لکھنؤ کے جلسہ میں پیش کیا:-

مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے طالب علموں کی یونین انجمن ترقی اردو کے اس کنونشن کو اپنا سلام بھیجتی ہے اور علاقائی زبان کی مہم میں اپنے پورے تعاون کا یقین دلاتی ہے۔ اردو زبان کے بقا اور تحفظ کا مسئلہ اس وقت اسی لیئے فرد، کسی ایک فرقہ یا جماعت کا مسئلہ نہیں ہے یہہ پورے ملک کے کلچر اور اس کی عظیم روایات کے تحفظ کا مسئلہ ہے۔ اس زبان کی اہمیت کو کم کرنے والے غالباً یہہ نہیں سوچتے کہ وہ کسی دوسرے کا نقصان نہیں کر رہے ہیں بلکہ خود اپنے پاؤں میں کلہاڑی مار رہے ہیں اردو زبان ہی ایک ایسی زبان ہے جس کی تاریخ اپنے اندر امن و اتحاد، صلح و آشتی اور ایک مشترکہ تمدن کے عناصر رکھتی ہے اور ایک جمہوری حکومت اگر اسے نظر انداز کرتی ہے تو اس کے معنی یہہ ہیں کہ وہ ملک میں "غیر جمہوری عناصر" کی شعوری یا غیر شعوری طور پر مدد کر رہی ہے۔ ہم اردو کی حمایت کا اعلان کرتے ہیں لیکن اس کا یہہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہم ہندی یا کسی دوسری زبان کے دشمن ہیں ہم ہندی زبان کی عظمت اور اس کے اعلیٰ ادب کو احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ہندی کیا ہندوستان کی دوسری زبانوں مثلاً بنگالی، گجراتی، تیلگو، پنجابی وغیرہ کی حفاظت بھی ہم اتنی ہی ضروری سمجھتے ہیں جتنی اردو کی اور ہمارا خیال ہے کہ ایک جمہوری حکومت صحیح معنوں میں اسی وقت جمہوری حکومت کہلانے کی مستحق ہے جب وہ ہر زبان کو اس کے اپنے علاقے میں پھولنے پھلنے کا موقع دے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس وقت انجمن ترقی اردو جیسے ادارے کے ہاتھ میں علاقائی زبان کی تحریک ہے جو اس وقت سب سے ذمہ دار ادارہ ہے اور جو ہمارے اس حق کو قانون کے دائرے میں رہ کر حکومت سے منوانا چاہتا ہے۔ مرکزی حکومت نے دفعہ ۳۴۷ کی رو سے ہمیں اردو کو علاقائی زبان کی حیثیت سے باقی رکھنے کا جو حق دیا ہے ہم صرف اسی حق کی عملی صورت کے خواہاں ہیں اور یہہ حق مانگ کر ہم حکومت کو اس کے اعلیٰ منصوبوں کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں

ہم طلباء مسلم یونیورسٹی انجمن ترقی اردو کی اس مہم میں پورے طور پر ساتھ ہیں اور "۲۰ لاکھ دستخط اکٹھا کرنے" کا جو پروگرام ہے اس میں ہم ہر طرح سے ہاتھ بٹائیں گے۔ ہماری دعا ہے کہ یہہ کنونشن اردو کے حامیوں کے دلوں میں جد و جہد کا ولولہ پیدا کرے اور اپنی زبان سے ایسی محبت کرنا سکھائے جس کی مدد سے ایک مشترکہ کلچر کی بنیاد استوار ہو سکے۔

ہم پھر ایک بار آپ کو اپنے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

باہتمام عزیز حسین منیجر نیشنل پرنٹرس کمپنی میں چھپا اور قاضی عبدالغفار صاحب پبلیشر نے صدر دفتر انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڈھ سے شائع کیا۔